

वीर सेवा मन्दिर
दिल्ली

★
3289

क्रम मर्यादा

काल न०

खण्ड

عزیز جان سے کہو ننگا خدمت خالق -

ریگی یہ نظر طاعت شہنشاہ بھی

رہو ننگا خلق کی خدمت کو رات دن طیار

کہ دین و دنیا کا ٹمہہ کوئی ہے گر تو یہی

اولیٰ صغریٰ میں بلحاظ اک سکاوٹ کے

کر لگا بندہ کیسے ہوا یہ شہنشاہ سہلو تھی

دراب سین

درامہ خم

پردہ کا گرنا



(تھو مالین خان یسین انبالہ)

منے کا پتہ :-

ڈکیر واس جینی سیدہ شمس سہانچہ (لیوٹی)

سے تنک کاموں میں لگا دیجئے اور ملک کی بہبودی میں فحج
 کیجئے فٹ بال کی کلب بنائیے۔ اور ملک کو چار چاند لگائیے۔
 میں خود اس میں حصہ لیا کرونگا اور تن من دھن سے اس کی مدد
 کیا کرونگا۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ بہت اچھا میں آج ہی آپ کی زیر سرپرستی
 ایک فٹ بال کلب قائم کرتا ہوں۔ اور منوہر و کرشن کو بھی اس کا
 نمبر بناتا ہوں۔

مایا داس۔ میں اس مہربانی کا نہایت شکریہ ادا کرتی ہوں اور اپنے
 بچے کے بارے میں اور سراسر ہوں۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ *Troop! At. half*
Salute and begin the Prayer.

میں اپنی آن کے سر پر یہ عہد کرتا ہوں۔

خلاف اس کے کرونگا کبھی نہ جیتے گی

نحت جگر میرا پرتھوہ رست راہ پر

میں نے نہ کچھ بھی سوچ کر ائے اُسے ہٹا دیا

میں نے کہا ہے جو برا کیجے معاف وہ خطا

راہ صفا کو بھولا تھا راستہ مجھے بتا دیا

پیش نظر ہے نذر یا سکو قبول کیجئے

مجھے کیا ہے لطف جو اسکا ہے یہ سدا دیا

سکاوٹ ماسٹر۔ صاحب یہ حق نذر قبول کیجئے اور منوہر کو کرن

کو سکاوٹ بنائیجئے۔

سکاوٹ ماسٹر۔ بندہ کرتن و منوہر کو سکاوٹ بنانے کیلئے اختیار

مگر نفاذ لینے صاف انکار ہے۔ کیونکہ مصیبت کے وقت دوسروں

کی مدد کرنا ہمارا دھرم ہے مگر اس کا معاوضہ لینا باعث

شرم ہے۔

مایا داس۔ اگر آپ نذر نہیں لیتے تو یہ روپے میری دفت

میں ان کو خوشی سکاوٹ بنا رہوں

(مایا داس - منوہرا اور گیشن کا داخلہ)

مایا داس - آداب عرض سکاوٹ ماسٹر صاحب -

سکاوٹ ماسٹر - آداب عرض جناب -

مایا داس - آپ اتنی تکلیف اٹھائیں کہ یہ پیسہ قبول فرمائیں

سکاوٹ ماسٹر - روپیہ کیسا ؟

مایا داس - کیجئے قبول نذر یہ تم نے مجھے بچا دیا

آئی تھی مجھ پہ جو بلا سرے آئے ٹلا دیا

جبنا تھا جب میرا مکان آنے تمہارے پہلوں

شعلے تھے سر پر آسمان جلدی پہنچا دیا

چوروں نے حب مرا پتھر گھبراہٹ آ کے راہ پر

ڈالا تھا انکو خاک پر تم نے اسے چھڑا دیا

نمبر - بوجہ فرائض زیادہ لانے رکھے گیمیں - یہ گانا حذف بھی ہو سکتا ہے

مثالی بنیں سبزر گلزارِ عالم کو + مترادف بشرِ عالم میں بعد ذاتِ باری ہے
جہاں تک ہو سکے خدمتِ پرکارِ انداز کی کرنا + اطاعتِ اصل حق کی خلق کی خدمت گذری

اگر فیروز ہونا ہے تو ہمدردِ وطن ہو جا

اسی پر مخرِ نفرت ہندی ہے تمہاری ہے

سکاوٹ ماسٹر ~~Scout Master Sahib~~ سکاوٹس کا قاعدے میں کھڑے ہونا
(بابو شمس الدین وکیل کا دوڑ کوں کو ہمراہ لے جانا)

Good Morning Scout Master Sahib شمس الدین

سکاوٹ ماسٹر - Good Morning Sir.

شمس الدین صاحب یہاں کو اور مجھے کل عدالت میں سکاوٹنگ

کے قواعد بہت پسند آئے۔ راضی بہ تحریک نہایت مفید اور کارآمد

ہے۔ لہذا بیچ صاحب کے صاحبزادے ~~اسے~~ ایس۔ ایم۔ خان اور

میرے لڑکے عبدالغفور کو سکاوٹ بنا کر ممنون فرماؤں۔

سکاوٹ ماسٹر ع درکار بغیر حاجت بیچ استخارہ نیست

بھی ہمارا ہاتھ بٹائینگے۔

کرشن چندر۔ پتا جی! میرا دل بھی چاہتا ہے کہ سکاوٹ بنوں

اور دل و جان سے ملک کی خدمت کروں۔

مایا داس۔ شاباش! میا شاباش! اچلو تم کو بھی اس مفید

عام تجربے میں شامل کراؤں گا اور ملک کے لئے وفادار اور

سچا سکاوٹ بنو آتا ہوں۔ (قینوں کا جانا)



سکاوٹس کلب روم

(سکاوٹس کا موعظہ سکاوٹ ٹیٹر دعا کرتے ہوئے نظر آنا)

جہاں میں اس شیر پر ہی نہایت بفضل باری ہے، بیشک چونکہ کل مخلوق کی خدمت گزار ہے

ہیں مرنے والے ہیں جہاں سے بعد مردوں بھی + رفقاء علم کا جس سے کہ کوئی فیض ملے گا ہے

جو خدمت خلق کی کرتے ہیں اور انسان کی سیوا انہیں پیش کی جوتے ہیں انہیں یہ فیض باری کا ہے

(لا لایا داس منہ لال اور کرنشن جنڈیر کا بیٹھے ہوئے نظر آنا)
 مایا داس - (منوہر سے) بیٹا! مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ تمہارا
 نام سکاؤٹنگ سے کٹوا دیا اور چلتی گاڑی میں روڑا لگایا -
 چونکہ مجھے سکاؤٹنگ کی اصلیت کا علم نہ تھا اسلئے اس کو
 برا بھلا کہا واقعی یہ تحریک بچوں کو طرح طرح کی اعلیٰ
 باتیں سکھاتی ہے اور ان کو ہمدرد ملک بناتی ہے -
 منہ لال - بے شک سکاؤٹنگ سے ہمدردی و جوانمردی کے
 جذبات پیدا ہوتے ہیں جو ہمارے دلوں میں حب الوطنی اور
 کفایت شعاری کا بیج بونٹتے ہیں - اس کے اعلیٰ اعلیٰ اصول
 اور عمدہ عملیہ سہی جن سے کہ ملک کو ہتھیار ناندے ہیں
 مایا داس - آؤ سکاؤٹ ماسٹر صاحب کے پاس چلیں اور
 تمہیں دوبارہ سکاؤٹ مٹانیکے لئے کہیں - امید ہے سکاؤٹ
 ماسٹر صاحب فرد تم کو سکاؤٹ بنائینگے - اور اس کام میں

نیز سکاؤٹ ماسٹر صاحب و انپکڑ صاحب کی شہادت کافی
سے زیادہ روشنی ڈالتی ہے۔ لہذا عدالت سکاؤٹ آنرپ
اعتبار کرتی ہوئی مزموں کو مجرم قرار دیتی ہے۔ اور حکم ہوتا ہے
کہ ان ہر دو ڈاکوؤں کو نیر دفعہ نمبر ۳۹ البت تعزیرات ہند
سات سات سال کی سزا با مشقت دی جائے،

(رہنما حاکم) (مہر عدالت) (و ڈپاسین)



(لالہ مایا داس کا مکان)

چار ڈاکوؤں میں سے دو ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا۔

(۳) سکاؤٹنگ میں ایک نہیں بلکہ سینکڑوں کتابیں مثلاً

(Scout Master's Handbook) سکاؤٹ ماسٹر ہینڈ بک

(What can a Scout do) (کوہٹ کین اے سکاؤٹ ڈو)

(All things which a scout should know.)

آل تھنگز وچ اے سکاؤٹ شڈ نو وغیرہ کے پڑھنے سے آپ کو

بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ سکاؤٹ کیسے محبت من - فرمانبردار -

جان نثار - وفادار اور ہوشیار ہوتے

مجیٹریٹ - فیصلہ لکھ کر ریڈر کو دیتا ہے اور پڑھ کر سنا تا ہے

تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ رام دیال

ولد کنڈن لال - کریم الدین ولد رحیم الدین نے مسیحی منوہر لال

ولد مایا داس کو روپیہ چھیننے کی غرض سے کشمیر گدھ کے راستے

پر تلواروں سے زخمی کیا ان کے خون آلودہ کپڑے اور تلواں

ان کی مدد کر سکے۔

(۳) یہ بھی ناممکن ہے کہ سکول کے معمولی طلباء مسلح ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

(۴) یہ سکاؤٹینگ کا کوئی قاعدہ نہیں کہ ڈاکو گرفتار کرنا سکھایا جائے اور نہ ہی کوئی کتاب اس کے متعلق سکاؤٹینگ شریچر میں ہے جسکی مدد سے اس بات کو تسلیم کیا جائے۔
سرکاری وکیل۔ جناب میں وکیل صاحب کی دلائل کو قطع کرتا ہوں عدالت کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعی ملزم مجرم ہیں کیونکہ۔

(۱) کبیکل اگرا مینر (دفتر شناخت پڑا) کی چٹھی نمبری ۵۶۱

موجودہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے کپڑوں پر سنگ نہیں ہے بلکہ انسانی خون کے داغ ہیں۔

(۲) یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے اگر اٹھارہ طالب علموں نے

لاچار اور مجبور ہیں۔

سرکاری وکیل۔ (محبیٹ سے) حضور مندرجہ ذیل وجوہات

سے مزموموں پر جرم عائد ہوتا ہے۔

(۱) ان کے کپڑے خون آلودہ ہیں۔

(۲) بوقت گرفتاری تنواریں برآمد ہوئیں۔

(۳) سکاؤٹ ماسٹر اور صاحب انپکڑ پولیس کی کافی شہادت ہے

(۴) صفائی کے گواہوں سے انکار ہے۔

(۵) مزموم اپنے آپ کو بے گناہ ثابت نہیں کر سکے۔

وکیل بلزمان۔ جناب میرے موکل بالکل بیگناہ ہیں کیونکہ۔

(۱) ان کے بدن اور کپڑوں پر کوئی خون کا نشان نہیں ہے وہ

لال رنگ کے داغ تھے۔

(۲) چونکہ یہ بچاڑے خانہ بدوش ہیں۔ اسلئے ان غریبوں کا کوئی

گواہ نہیں ہو سکتا دیگر گرفتار ہیں اور دوسرا کوئی ایسا نہیں کہ

ڈاکو۔ بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردو
 طرحی چوں شود خانی جدا پیار میگردو
 حضور بجلالہم جیسے خانہ بدوشوں کا کون گواہ ہوتا ہے؟
 خاص کر ایسے وقت میں مثل مشہور ہے ۵
 سیاہ تختی میں کب کوئی ساتھ دیا ہے
 کہ تارکی میں سایہ بھی جدا انسان سے ہوتا ہے
 جسم کے پکڑے کھانیکو دوڑتے ہیں اور لگانے بیگانے ہو جاتے
 ہیں۔ ہمارا گواہ ہمارا شاہد۔ ہمارا انیس ہمارا مددگار
 وہی البتہ ہے جو غریبوں کی مدد اور بیکسوں کی دشگیری کرتا ہے
 اور سوا یوں کا دامن گوہر مقصود سے بھرتا ہے
 وہی پڑتا ہے جو دنیا کے اعمال کو دیکھتا ہے ہم اسی کو
 حاضر ناظر جان کر بیچ کہتے ہیں کہ ہم با بکل بے قصور ہیں۔ مگر
 کیا کریں پکڑے ہوئے فرو ہیں۔ جسکی وجہ سے سخت عاجز۔

محبِ ٹیٹ۔ کیا ان ڈاکوؤں نے تم کو روپیہ چھیننے کی غرض
سے زخمی کیا !

منوہر۔ جی ہاں۔ میں اتوار کو موضع کشمیر گڑھ سے ساڑھے
چار سو روپے لارہا تھا کہ راستے میں ایک ڈاکو نے مجھ پر حملہ کیا
اور روپیوں کی تھیلی مانگی۔ جب میں نے روپیے دینے سے انکار
کیا تو اس نے (اشارہ کر کے) اپنے ساتھیوں کو بلایا اور میرے
روپے چھین لئے اور تلوار سے زخمی کیا۔ میں شور مچاتا ہوا زمیں پر
گر پڑا۔ اور بے ہوش ہو گیا بعد میں مجھے کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا
البتہ جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو مکان پر پایا۔

محبِ ٹیٹ۔ کیا تم ان ڈاکوؤں کو پہچانتے ہو ؟
منوہر۔ بیشک یہ وہی ڈاکو ہیں۔ مگر اس وقت یہ چار تھے۔
محبِ ٹیٹ۔ (ڈاکوؤں سے) اگر تمہیں کچھ معافی وغیرہ پیش کرنی
ہو تو کر سکتے ہو۔

وکیل بلزمان — کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ پہلے ایک پٹرول بجائے اور ڈاکو اس کو دیکھ کر نہ بھاگیں۔

سکاؤٹ ماسٹر — سکاؤٹس دوری سے یہ معاملہ دیکھ کر چھپ گئے تھے اور دسل کے ذریعہ مجھے بلایا تھا۔

وکیل بلزمان — جب انہوں نے دسل (Whistle) کی آواز سنی تو کہوں نہ بھاگ گئے؟

سکاؤٹ ماسٹر — ان کو یہ معلوم تھا کہ اس گھنے جنگل میں کوئی ان پر حملہ نہیں کر سکتا۔

محبہ ٹیٹ — (ریڈر سے) اچھا منوہر لال کو پیش کرو۔

ریڈر — (چپراسی سے) منوہر لال کو بلاؤ

(چپراسی کا منوہر لال کو بلانا)

محبہ ٹیٹ — جو کچھ تم کہو گے۔ اپنے ایمان سے سچ کہو گے؟

منوہر — بیشک جو کچھ میں کہوں گا اپنے ایمان سے سچ کہوں گا۔

سے جنگلہ سا بنا کر ان کو گرفتار کرنا چاہا مگر وہ بھاگ اُٹھے۔

آخر کار دو کو پکڑ لیا۔ اور وہ بھاگ گئے میں ڈاکوؤں اور سنو ہٹل

کو مایا داس کے مکان پر لایا اور انسپکٹر پولیس کو بلایا۔ انہوں

نے اس کی تحقیقات کر کے حقور کی عدالت میں چالان پیش

کیا ہے۔

وکیل ملزمان۔ کیا یہ مسلح ڈاکو سکول کے معمولی لڑکوں سے

گرفتار ہو سکتے ہیں؟

سکاؤٹ ماسٹر۔ جیاب یہ معمولی لڑکے نہیں ہیں بلکہ سکاؤٹس

ہیں۔ جو نہایت عقل مند ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں۔ دوم

ان کو ایسے اصول بتائے جاتے ہیں۔ کہ ایسے موقعوں پر اپنی مخالف

پارٹی پر غالب آسکیں۔ سوم۔ یہ سکاؤٹس اٹھارہ تھے۔

اور ڈاکو صرف چار تھے۔ لہذا ان کو پکڑنے میں بہت اچھی طرح

کامیاب ہو گئے۔

بلا حیل و حجت حکم مانتا ہے (۸) سکاؤٹ میسٹروں کے وقت
 بھی خوش مزاج اور شباش نظر آتا ہے (۹) سکاؤٹ کفایت
 شعار ہوتا ہے (۱۰) سکاؤٹ کے افعال اطوار و کردار
 ہمیشہ پاک صاف ہوتے ہیں -

محکمہ ٹریٹ - اچھا میں آپ کی آرز پر اعتبار کرتا ہوں -
 بتاؤ تمہیں اس معاملہ کی نسبت کیا علم ہے !

سکاؤٹ ماسٹر - میں اتوار کو اپنا ٹروپ لے **Trip**

سے واپس آ رہا تھا کہ موضع کشمیر گڈہ کے راستے پر کچھ رونے

چلانے کی آواز سنائی دی - میں ایک پٹرول اس بات کو

معلوم کرنے کے لئے بھیجی - کچھ دیر کے بعد مجھے خطرے کی سیٹی

سنائی دی - جب میں گیا تو دیکھا کہ سکاؤٹس چھپے ہوئے بیٹھے

ہیں - اور ڈاکو روپیہ بانٹ رہے ہیں - میں انے جاتے ہی سکاؤٹس

ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لئے کہا - انہوں نے فوراً لائف لائن

محسٹریٹ - سکاؤٹ آئر کیا ہوتی ہے؟ یہ کہئے کہ ایمان سے
 سچ کہوں گا -

سکاؤٹ ماسٹر جناب! سکاؤٹ آئر ایمان سے زیادہ قابل اعتبار ہے
 سکاؤٹس سکاؤٹ بننے وقت عہد کرنے ہیں کہ جو کچھ ہم کہیں گے سچ
 ہو گا سوچ مشرق سے نکلتا چھوڑ دے - پہاڑ اپنی جگہ سے ہل
 جائے مگر سکاؤٹ آئر ہرگز غلط نہیں ہو سکتی -

وکیل بلزمان - تو کیا یہ ہماری سکاؤٹنگ کا کوئی قاعدہ ہے؟
 سکاؤٹ ماسٹر - جناب ہمارے دس قاعدے ہیں - ۱۔ سکاؤٹ
 کی عزت قابل اعتبار ہوتی ہے - ۲۔ سکاؤٹ اپنے بادشاہ ملک
 والدین افسر اور ماتحتوں کا خیر خواہ ہوتا ہے - ۳۔ سکاؤٹ
 ہر ایک کا مفید مطلب ہوتا ہے - ۴۔ سکاؤٹ سب کا دوست
 ہوتا ہے (۵) سکاؤٹ حلیم الطبع ہوتا ہے (۶) سکاؤٹ جانوروں
 کا دوست ہوتا ہے (۷) سکاؤٹ اپنے والدین - افسر و ماتحت کا

روپیہ چھینا اور مارا جتنی وجہ سے وہ بے ہوش تھان کے پاس سے تلوا میں بھی برآمد ہوئیں جن سے کہ منوہر کو فرب لگائی گئیں۔

وکیل بلزمان۔ آپ کو کیسے علم ہے کہ یہ تلوا میں ڈاکوؤں کی ہیں جن سے منوہر لال کو زخمی کیا گیا۔

انسپکٹر۔ جس وقت سکاؤٹ ماسٹر صاحب نے ان کو گرفتار کیا تھا یہ تلوا میں برآمد ہوئی تھیں۔

محکمہ ٹیٹ۔ (ریڈر سے) سکاؤٹ ماسٹر کو بلایا جاوے۔

ریڈر۔ (چیمپسی سے)۔ راجندر کمار سکاؤٹ ماسٹر کو بلاؤ

(چیمپسی کا سکاؤٹ ماسٹر کو بلانا)

محکمہ ٹیٹ۔ جو کچھ تم کہو گے۔ اپنے ایمان سے سچ کہو گے؟
سکاؤٹ ماسٹر۔ ہاں جناب جو کچھ میں کہوں گا اپنی سکاؤٹ آنر سے سچ کہوں گا۔

نہیں ہے۔ البتہ کپڑوں کے رنگ لگا ہوا تھا۔

محسب ٹریٹ۔ پولیس انسپکٹر کو حاضر عدالت کرو۔

ریڈر۔ (چپراسی سے) انسپکٹر پولیس کو بلا یا جاوے۔

(چپراسی کا پولیس انسپکٹر کو بلانا)

محسب ٹریٹ۔ جو تم کہو گے اپنے ایمان سے سچ کہو گے!

انسپکٹر۔ یس۔ ہم جو بوبیکا قطعی سچ بوبیکا۔

محسب ٹریٹ۔ آپ کو اس کیس کی نسبت کیا معلوم ہے

انسپکٹر پولیس۔ سکاؤٹ ماسٹر ہم کو پانچ بجے ایوننگ بلانا تھا

ہم چار کائٹل بیکر ماڈاش کے مکان پر گیا۔ ان ڈو ملازموں

رام ڈیال و کریم الدین کو پکڑا ڈیکھا۔ منوہر لال ولد ماڈاش

زخموں سے بے ہوش تھا۔ لیفٹ شوڈر اور کر کے ریسیٹ

ہنڈ سائیڈ پر گہرے زخم آئے رڈاکڑ کا سا ٹیٹھکٹ فائل کیا گیا

ہم نے تحقیقات کر کے پتہ چلا کہ ان ڈاکوؤں نے منوہر لال کو

کیا مگر ان کے ایک رٹکے نے وقت بتانے کی بجائے گالیاں
 دیں میں نے ان سے کہا کہ گالیاں مت دو۔ مگر ان کے
 افسر نے بجائے اس کے کہ رٹکے کو دھمکاتا ہوں کو حکم دیا۔
 کہ یہ ڈاکو تریں۔ ان کو بکڑ لو۔

سکاری وکیل۔ تم کشمیر گڑھ کے راستے پر کیوں گئے تھے
 ڈاکو نمٹاؤ۔ ہم فقیر نوک ہیں۔ مانگتے۔ کھاتے۔ دیس بدیس
 چلے جاتے ہیں۔

سکاری وکیل۔ کیا تم نے منوہر کو نہیں مارا؟ اور اس کا
 روپیہ نہیں چھینا؟

دونو ڈاکو۔ ہر گز نہیں! قطعی نہیں! بالکل نہیں!!!
 سکاری وکیل۔ پھر تمہارے پیڑوں کو خون کیسے لگا ہے؟
 اور یہ تلواریں تمہارے پاس سے کیوں برآمد ہوئی ہیں؟
 دونو ڈاکو۔ تلوار! تلوار! کیسی تلوار؟ ہماری کوئی تلوار

رپورٹ ہے کہ تم نے منوہر لال ولد مایا داس کو راستے میں لوٹا۔
اور شدید ضربیں لگائیں نیز سکاوٹ ماسٹر صاحب نے تم کو
گرفتار کیا ہے۔

ڈاکو۔ (بیک زبان ہو کر) حضور ہم کو بے گناہ جال میں پھنستے
ہیں اور دشمنی کے سبب سے ایسی باتیں ملاتے ہیں۔
سہ کارسی وکیل۔ کیا تم سکاوٹ ماسٹر کو جانتے ہو؟
ڈاکو۔ بالکل نہیں۔

سہ کارسی وکیل۔ کیا تمہارا ان سے کچھ لین دین ہے؟
کرم الدین۔ (ڈاکو) ہرگز نہیں۔

سہ کارسی وکیل۔ اگر تمہارا ان سے لین دین ہی نہیں ہے
تو دشمنی کیسے ہو گئی؟

ڈاکو نمبر۔ حضور! ہم کشمیر گڑھ کے راستے پر بیٹھے تھے اور یہ
کھارون کی طرف سے آ رہے تھے۔ میں نے ان سے وقت دریافت

(مایا داس کا بے ہوش ہو کر گر پڑنا اور پردہ کا آہستہ آہستہ گرنا)



عدالت کا نظارہ

مشیریم ٹاکسین جج کا رعب و داب سے کرسی پر بیٹھے ہوئے
نظر آنا۔ کرم بخش ریڈ کوشنوں پر دستخط کرنا بجے رام سنگھ چڑاسی
کا دروازے پر ٹپکنا۔

محب طریٹ۔ (کاغذوں سے سر اٹھا کر) کوئی اور مقدمہ بتایا
ریڈر۔ حضور ایک مقدمہ اور آیا ہے۔

محب طریٹ۔ ہم کو مثل ٹرمہ مناؤ۔ اور فریقین کو بلاؤ۔

ریڈر۔ (چڑاسی سے) ملزین رحیم الدین و رام دیال کو بلادو
(ملزمان کا ہتھکڑیوں سمیت دکانسٹبلوں کے ہمراہ آنا)

محب طریٹ۔ (ملزموں سے) تمہارے بر خلاف یہ پولیس کی

سکاوٹ ماسٹر۔ سیٹھ صاحب! مجھے اجازت دیجئے۔

(سکاوٹ ماسٹر کا جانا)

(منہ پر کوہِ ہوش دیکھ کر لالہ یا داس کا رونا)

بیٹا تجھے یہ کیا ہوا ہائے غضب ستم غضب

آئی ہے مجھ پر کیا بلا ہائے غضب ستم غضب

نازک بدن پر کیا بڑے۔ چرکے لگے ہیں تیغ کے

سارا لہو ہے یہ چلا . ہائے غضب ستم غضب

ہائے نہ یوں خموش ہو کچھ تو سنبھال ہوش کو

مجھ کو سنا تو ماجرا ہائے غضب ستم غضب

مجھ کو اکیلا چھوڑ کر میرے جگر کو توڑ کر

تو ہے کہاں کو جا رہا ہائے غضب ستم غضب

پریم پتا یر لانا بیٹے کو میرے دے بچا

ہم کو نہ آہ خون رولا ہائے غضب ستم غضب

جے چند (سیوٹ کر کے) یہ دو دوائیں ہیں۔ لال میکیچر پلا یا
جائے اور مہم زخموں پر لگایا جاوے۔

سکاوٹ ماسٹر۔ اچھا بھی ایک خوراک دوا پلا دو اور مہم
کے پھائے زخموں پر لگا دو۔

جے چند۔ بہت بہتر۔ (دوا کا پلانا۔ مہم کا لگانا)۔

مایا داس۔ اے پرانا کیا ظلم ہو رہا ہے؟ اے آسمان
میرے بیڑے کو کیوں ڈبو رہا ہے؟ اے زمین مجھ پر پردہ ڈال
دے اے ملک الموت میری جان نکال لے۔ آہ مجھ غریب
پر اس قدر ظلم و ستم۔ اُف مجھ بیکس پر اس قدر بیچ و الم۔ اے
میرے تخت جگر اے میرے نور بھر ہوشیار ہو میری طرف
نظر کر۔ دیکھ میرے باپ کے سپر کیا وبال ہے جلدی تباہ
کیا احوال ہے؟

“

منور لال

سکاؤٹ ماسٹر حضور میں ٹروپ (Troop) لئے ٹرپ (Trip) سے واپس آ رہا تھا۔ کہ غور و غفل سے مگر موقع پر گیا۔ دیکھا کہ یہ ڈاکو لالہ مایا داس کے ٹرکے مسمیٰ منوہر لال کا روپیہ چھین رہے تھے ان کے پاس سے یہ تلواریں بھی برآمد ہوئی ہیں جن سے - منوہر لال کو زخمی کیا گیا۔

پولیس انسپکٹر - تلواریں بیکرویل ہم اچھی طرح سمجھ گیا ہم ان کا ابھی چالان کرتا ہے۔

پولیس انسپکٹر - (مایا داس سے) تم کچھ کہنا چاہتا ہے؟

مایا داس - بس حضور میں یہی چاہتا ہوں کہ ان کو اس کا بدلے تاکہ دوسروں پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ پڑے۔

انسپکٹر - بیکرویل سپاہی ان بدمعاشوں کے فوراً ہتھکڑیاں لگا لو اور ہمارے ساتھ چلو۔

(پولیس انسپکٹر کا جانا اور سکاؤٹ کا دوانا)

ڈاکٹر۔ بالکل درست کیا البتہ یہی ضروری تھا۔
(نسخہ لکھنا)

مایا داس۔ ڈاکٹر صاحب میرے بیٹے کو بچاؤ۔ اور میری ڈیوٹی کشتی
کو کنارے لگاؤ۔

ڈاکٹر۔ آپ فکر نہ کریں۔ جلد آرام ہو جائیگا۔
(سکاؤٹ ماسٹر کا کرشن سے فیس منگو کر ڈاکٹر صاحب کو دینا)
ڈاکٹر۔ نہیں صاحب اس کی کیا ضرورت ہے؟ (جب میں ڈالنا)
سکاؤٹ ماسٹر بے چہرہ نرم جلدی جاؤ جو دو اڈاکٹر صاحب
دیں فوراً لے آؤ۔

(ڈاکٹر صاحب کا جانا اور پولیس انسپکٹر کا آنا)

انسپکٹر پولیس۔ ویل سکاؤٹ ماسٹر مزاج اچھا ہے؟
سکاؤٹ ماسٹر (دانتھ ملا کر) عنایت ہے۔
پولیس انسپکٹر۔ بو بو کیا بات ہے!

(شمنڈا کا جانا اور ڈاکٹر کا آنا)

سکاوٹ ماسٹر۔ (ہاتھ ملا کر) آئیے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر۔ (ہاتھ ملا کر) قریبے اب میری مرض کا کیا حال ہے؟

سکاوٹ ماسٹر۔ جناب! ابھی تو حال بے حال ہے۔ زخموں کی

وجہ سے نڈھال ہے۔

ڈاکٹر۔ (میرض کو بخوبی دیکھ کر) یہ چوٹ کب لگی ہے جو اس قدر بے

سہوشی ہے؟

سکاوٹ ماسٹر۔ (اشارہ کر کے) یہ گاؤں سے روپیہ لارہا تھا۔ کہ

ان ڈاکوؤں نے پکڑ لیا۔ اور روپیہ چھیننے کی غرض سے یہ حال کیا

ڈاکٹر۔ اس کو وہاں سے کیسے لایا گیا۔ اونہن روکنے کا کسب

انتظام کیا گیا؟

سکاوٹ ماسٹر۔ پہلے زخموں کو سرد پانی سے دھو کر *Bandage*

لگائے۔ پھر سپر پمپر لٹا کر یہاں لائے۔

اے زمین پھٹ جاتا۔ کہ تجھ میں سماؤں۔ اسے آسمان
 ٹوٹ پڑ۔ تاکہ فنا ہو جاؤں۔ مجھے نہیں ہو سکتا
 صدے اٹھاؤں اور اپنے پیارے منوہر نایاب گوہر
 کی اس نازک حالت پر چار آنسوؤں نہ بہاؤں۔
 سکاؤٹ ماسٹر۔ لالہ جی! آب باہکل فکر۔ کیجئے۔ اور شدہ صبر و قرار
 کو ہاتھ نہ دیجئے۔ بے شک یہ گھڑی سخت سے مگر ہمت نہ ہارے
 امتحان کا وقت ہے۔ میں انسپکٹر پولیس کو بلاتا ہوں۔ اور ان
 خالصوں کو جیل بھیجتا ہوں۔

(ایک خط لکھ کر سکاؤٹ کی معرفت انسپکٹر پولیس کے پاس بھیجنا)

سکاؤٹ ماسٹر۔ شمشاد۔

شمشاد۔ سیکوٹ کر کے (ارشاد۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ یہ خط صاحب انسپکٹر پولیس کے پاس لے جاؤ۔

شمشاد۔ (سیکوٹ کر کے) بہت بہتر۔

مایا داس منہ پر افسوس پوری آنکھوں کے تارے افسوس پر اگر میں جانتا
تو ہرگز روپے لینے نہ بھیجتا۔ وہ لمحہ وہ وقت جب کہ میں نے
تجھ کو اپنے سے جدا کیا۔ رہ رہ کر یاد آتا ہے اور آٹھ آٹھ آنسو
رولتا ہے۔

سکاؤٹ ماسٹر سلاہ جی دبھرج دھرو۔ جبر کرو۔ میں ابھی ڈاکٹر
کو بلاتا ہوں۔ اور منہ پر کے لئے دوا تجویز کرتا ہوں۔
(جسے جیند)۔ تم فوراً جاؤ اور ڈاکٹر نزد کشمور کو بلاؤ

مایا داس۔ منہ پر تجھے آج یہ کہا ہوا ہے۔ جو بے ہوش ہو کر یہاں پر پڑا ہے
نہ کہ بے رخی مجھ سے کچھ لول بیٹا۔ مرض کو نے میں تو اب مبتلا ہے
کرم کو نے میں نے کھوٹے کئے تھے۔ تجھے دشمنوں نے جو یہ دکھ دیا ہے
میرے رام تو ہی بتا دے مجھے کچھ۔ معصیت سے کیوں یہ پڑا سامنے ہے

کہ صر جاؤں میں اور کہاں سر کو پھوڑوں
میرے رام اب تو تیرا سرا ہے

اس طرح شور مچا رہے ہیں (ذرا سوچ کر) اُن جنموں نے میرے بال
 بچوں کو بچایا۔ میں نے انہی کو پاگل بنایا۔ مجھ پر شرم۔۔۔
 سکاوٹ ماسٹر۔ (باٹ کاٹ کر) فوراً بستر منگائیے۔ تمہارا
 رزکامنوہر بے ہوش۔۔۔

مایا داس۔ غضب! غضب! امیرا تخت جگر بے ہوش ہائے
 سکاوٹ ماسٹر۔ بستر منگائیے۔

(ایک سکاوٹ کا بستر لٹکا دینے کو لٹانا)

مایا داس۔ (ٹھگین حالت میں) امیرے تخت جگر کو کس نے مارا؟
 سکاوٹ ماسٹر۔ ان ڈاکوں نے۔

مایا داس۔ (ڈاکوں سے) اے ظالمو! بے رحمو! قزاقو! اپنا زہر
 تم نے میرے گھر کے چراغ کو گالے لگا کر بکھڑا کر دیا ہے میں اس قدر بیخ و نام
 دیکر زندہ درگور کر دیا۔ اے ظالمو! اگر تمہیں روپیہ لینے کی
 خواہش تھی تو روپیہ لے لینے کیڑے اتار لینے۔ مگر اس کو اس طرح سے۔۔۔
 (رونا)

بغیر اندازہ گانا محال ہے ۔

سکاوٹ ماسٹر - (غور کر کے) اُف ۔ یہ تو منوہر لال ہے ۔ جو ۔

جے چندر ۔ جناب سٹیج پر تیار ہے ۔

سکاوٹ ماسٹر ۔ اچھا منوہر کو اس پر لٹا دو ۔ اور مایا داس کے

مکان پر چلو ۔ میں تمہارے پیچھے آ رہا ہوں ۔ اور ڈاکوؤں کو ہمراہ

لا رہا ہوں ۔

(سکاوٹس کا منوہر کو اسکاوٹ ماسٹر کا ڈاکوؤں کو لے جانا)

(ڈراپ مین)



مایا داس کا گدغا بہرٹھے ہوئے یہی کھاتہ دیکھتے نظر آنا شور و غل

سن کر چونک پڑنا ۔ اور سڑک کی طرف دیکھنا ۔

ماما آس ۔ (دل ہی دل ہی) کیا یہ سکاوٹس پاگل ہو گئے ہیں جو

ڈاکوؤں کا ان کو دیکھ کر بھاگنا۔ آخر دو ڈاکوؤں کا گرفتار ہو
جانا اور بھاگ جانا۔

سکاوٹ ماسٹر۔ (ڈاکوؤں سے) ۷

ارے دشتو یہاں تم کو تمہاری موت لائی ہے

کیا ہے ظلم بکیں پر نہیں کچھ شرم آئی ہو

ڈاکو۔ نہ ہم نے کچھ چربا ہے نہ انگلی تک لگائی ہے

دھرم سے سچ بتاتے ہیں دہائی ہے دہائی ہے

سکاوٹ ماسٹر۔ جے چندر تم ان کو ہرگز مت جھوڑو۔ اور

شیخ کے لئے لائشیاں جوڑو۔

(مریض کے پاس جا کر چل منصف علی خاں اس کے زخم دہو رہا ہے)

سکاوٹ ماسٹر۔ مریض کا اب کیا حال ہے؟ تمہارا زخموں کی

نسبت کیا خیال ہے؟

منصف علی خاں فی الحال یہ پیچیدہ سوال ہے۔ زخم دھوئے

رور ہا ہے - اوکیسا شور ہو رہا ہے ؟
 جے چنڈر - (ادھر ادھر دیکھ کر) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
 کسی کو ستا رہا ہے - اور مدد کیلئے چلا رہا ہے -
 سکاؤٹ ماسٹر - ڈراپٹرول کی مدد سے پتہ تو لگاتا - اگر ضرورت
 ہوئی تو ہم کو بھی بلانا -

جے چنڈر - بہت اچھا ابھی جانا ہوں - اور اس کا پتہ لگاتا
 ہوں -

Raven Patrol, (پٹرول سے)

Quick march follow me.

پٹرول کا آواز کی طرف جاننا - سکاؤٹس - کھا -
 ڈاکو دیکھ کر جمع ہونا - اور جے چنڈر کا سکاؤٹ ماسٹر کو بلانے
 کے لئے Whistle دینا سکاؤٹ ماسٹر کا تقابلاً سکاؤٹس
 کے ہمراہ آنا - موقعہ واردات پر جانا سا اور ٹو اکوئس کو پکارتا -

قادریہ تو قدیر ہے ہر اک کا دست گیر ہے

سن لے یہ میرا مدعا البشور مرے مجھے بچا

ہوتی ہے دلوں بے کلی۔ آگے ہے شکل موت کی

آئی ہے آج کیا بلا البشور مرے مجھے بچا

سردار۔ ارے بہادر واپنی مردانگی کے چوہر دکھا دو۔ اور

اس خاک کے پتلے کو خاک میں ملا دو۔

{ ڈاکوؤں کا روپیہ چھیننا۔ اور تنواریں سے منوہر کو زخمی کرنا۔ منوہر }
{ کاشور غل مچانا۔ اور پٹاخے کے ساتھ پردے کا چھیننا اور سکاؤٹس کی مدد }



(سکاؤٹس کا قاعدہ لائن میں نہیں خوشی ملتا ہے واپس

آئے ہوئے نظر آتا)

سکاؤٹ ماسٹر۔ (غور کر کے) ہیں! ہیں! بچے جلد یہ کون۔

ملائے ہو ؟

منوہر - غربت پر دھیان دو - اور بیکیں کی دعالو -

سردار - ہم کوئی بیمار ہیں جو دوائیں -

منوہر - ایشور سے ڈرو - اور مجھ پر رحم کرو -

سردار - رحم کس بلا کا نام ہے - اس سے مردوں کو کیا کلمہ

منوہر - اگر تم مرد ہونے - تو ڈلکے نہ ڈالتے اور اکیلے مسافر کے
سلسلے اتنی فوج نہ لاتے -

سردار - ارے زیارہ بک بک نہ کر - جو تیرے پاس ہے

فورا یہاں دھر -

(منوہر کا گانا)

چوروں میں آج بھنس گیا ایشور مرے مجھے بچا -

چاہتے ہیں یہ لوٹنا ایشور مرے مجھے بچا

سکھوٹ - کی عزت قابل اعتبار ہوتی ہے -

امرار ہے ۔

اگر مال دینے سے انکار ہے ! تو خیر جگر سے تیرے پار ہے

منوہر ۔ تیرے تیر و شمشیر کا ڈر نہیں

خدا ہر گھڑی جہنم دگوار ہے

سردار ۔ چلے واپس راخبر دار ہو

نہری موت آئی کو تیار ہے

منوہر ۔ امر ہے میری آغا ڈر نہیں

عبث ہے اگر تیری تلوار ہے

{ سردار کا غصہ میں آکر منوہر پر حملہ کرنا ۔ اور اشارے
سے ڈاکوؤں کو بلانا ۔ ڈاکوؤں کا منوہر پر آتے ہی ٹوٹ پڑنا
اور منوہر کا ڈرنے ہوئے کہنا ۔

منوہر ۔ مجھ کو چھوڑو اور ترس کھاؤ ۔

سردار ۔ ہاں کہلاؤ کیا کھلانے ہو ۔ یا مفت میں باقیں ہی

(ڈاکٹوں کا چپ جانا اور سردار کا ادھر غور کرنا)
 سردار۔ (تھوڑی دیر میں ذرا ہنکرا کر) شکر ہے۔ صد شکر ہے
 کوئی شکار آنا دکھائی تو دے رہا ہے۔ اور روپوں کی تھیلی بھی
 ہاتھ میں لے رہا ہے۔ واہ ری قسمت! آج خوب کام بنایا
 جوڑے وقت پر روپے بھیج کر مارا ہاتھ بٹایا۔
 (اٹھنے میں منوہر کا آنا)

سردار۔ کون تابلک ہے؟
 منوہر۔ کیا سردار ہے؟
 سردار۔ فوراً بتا دو نہ تیرا سردار میری تلوار ہے۔
 منوہر۔ تو کس چیز کا طلب گار ہے؟
 سردار۔ مجھے مال و زرد کار ہے۔
 منوہر۔ تو کون سے روپوں کا خواہہ نگار ہے؟
 سردار۔ کیا تو موت کا طلب گار ہے؟ جو روپے دینے میں

پانی میں ہوں نہنگ تو جھل میں شہر ہوں
 ہشیار باوقار جی اور دیر ہوں
 ممکن نہیں کہ ہاتھ سے میرے کوئی بچے
 تلوار سے میری اسید چخ بھی ڈرے
 تیسرا ڈاکو۔ ڈرتے ہیں پیر و جوان ہر دم میری شمشیر سے
 مجھے لڑنا ہے لڑائی اپنی ہی تقدیر سے
 پہلوانوں کو بنادیتا ہوں میں تصویر سے
 تیرے شمشیر سے قبر سے قبر سے
 تاب کیا ہے چوں مرے آگے کرے کوئی دیر
 گر بے مسکین ہے میرے سامنے صحرا کا شہر
 سردار۔ واہ بہادر جنتہاری تمام باتیں خوب ہیں ہم کو
 یہ مردانگی اور حوصلے مرغوب ہیں۔ اچھا اب فوراً جا کر چھپ
 جاؤ۔ اور میرے اشارے کا انتظار کرو۔

تیری مہم ہے ادھک نیلی! اکویٰ سمجھدے آج مراری
 سردار۔ بہادر و! آج کشمیر گڑھ کے راستے پر چلنا چاہئے۔
 اور اصرار مہر فقیر بن کر ٹھلنا چاہئے۔ تاکہ جو مال دار آئے
 ہمارے بچے سے نکل کر نہ جائے۔ لیکن دیکھنا! بڑی دل میں نہلانا
 اور قطعی مت گمانا۔

پہلا ڈاکو۔ رستم سے گر مرا کبھی بالفرض جنگ ہو۔
 وہ دار کروں تافہ جن سے کہ تنگ ہو
 برگ خزاں کی طرح سے وہ زرد رنگ ہو
 اپنا ہے وہ ڈھنگ جو شیروں کا ڈھنگ ہو

اپنا حریف صورتِ نقش دیوار ہو
 لا چار سہ رنگوں ہو بہت شرمسار ہو
 سوکھا ڈاکو۔ میں البسا جو اندر بہادر دیر ہوں
 کوئی نہیں جہان میں جس سے کہ زیر ہوں

کی وجہ چالاک سے چالاک ہمارے دام قریب میں گرفتار ہے
جس جگہ چاہتے ہیں۔ چلے جاتے ہیں۔ طرح طرح کی مٹھائیاں
اور عمدہ عمدہ مال اڑاتے ہیں۔

دوسرا ڈاکو۔ آج کئی دن سے انتظار ہے۔ کہ کوئی مسافر آئے
اور ہماری ہانڈی چڑھائے۔

تیسرا ڈاکو۔ ارے ایشورے دعا مانگنی چاہئے۔ کہ کوئی مالدار
آئے اور ہمارے دل کی آگ بجھائے۔

سب ڈاکو۔ خوب! خوب! خوب!۔

(سب کا مل کر گانا)

کوئی بھیج دے آج مراری	تا کہ صیش سے گزرے ہماری
جتنے ہیں ہم تیری مالا	آئے یہاں کوئی دولت والا
چھینیں اس کی دولت ساری	کوئی بھیج دے آج مراری
تو ہے سب کا پالن ہارا	بھر دے ہمارا آج بھنڈارا

جو دیں بس چالی وہ لے لیوں ہیں
 نہیں بیکساں کا انہیں دھبان ہے
 چری گھاس لکڑی وہ بے پیسہ ہیں
 مفت کا دھیرن سہ پہا احسان ہے
 ہمیں گالیاں دیں چوہے سے ڈریں
 انوکھی مرے رام بوہ سان ہے
 کریں کیا جی البتور بناوے ہیں
 کہ توں ہی ہمارا مہمان ہے
 (ڈراپ یٹین)



(جنگل کا نظارہ۔ ڈاکوؤں کا فقیری مجلس میں نظر آنا)
 پہلا ڈاکو۔ آہا ہا! یہ لباس کیسا دلیرمب اور مزیدار ہے جس

(جیون کاروبے لے آنا اور منوہر کو دینا)

منوہر - (گن کر) یہ ساڑھے چار سو روپے ہیں - پانچ سو روپوں
مزدور پنچ جاویں -

(تھیلی میں روپوں کا ڈالنا)

چمیلدا - بہت اچھا جی -

(منوہر کا جانا)

گھیسٹا - دیکھ لے بلا لے کتنے پاپی ہوں -

جیون - ارے کیا کریں کچھ کہا ہی نہیں جاتا پر ماما
سے دعا کرنی چاہئے -

سب کامل کر گانا - (دہقانی گانا)

میرے رام آجھت میں اب جان ہے
کراہتم نوں بیناں نے کلکان ہے

چھیلا۔ لالہ جی تھوڑے تو تیار ہیں۔ اور مکی برسوں بڑے
لے لونچ آؤنگے۔

منوہر۔ تم ہمیشہ ایسا ہی کرنے ہو۔ کبھی تیار بھی ہوتے ہیں
پھیلا۔ ابھی۔ اب کی بار پھیل ماری تھی۔ ورنہ اتنی بات
دیکھنی پڑتی۔

گھیسٹا۔ لالہ جی اب کی دفعہ تو دھوپ نے کھیتوں کو پھونک
دیا پانی نخت پر نہ ہونے سے ٹری دقت اٹھانی پڑی۔
منوہر۔ تم ہمیشہ ایسا ہی کہتے ہو۔ ہر دفعہ کھیتان خواب
ہو جاتی ہیں جاؤ جتنے روپے ہوں فوراً لے آؤ۔

چھیلا۔ ارے جیون جا روپے نی آ۔

(بیون کارو پے لینے جانا)

منوہر۔ اب کی دفعہ تو چری کی گاڑی بھی نہیں بکھی۔

گھیسٹا۔ کیا کریں لالہ جی میں بیمار ہو گئے تھے۔

میں نے کبھی نہ ہمارے گناہوں کو بھیر کیا
دیکھ پڑی کیٹاں ہم توں یوں ٹوگیا

گیٹا۔ یار آج بھی تو تھالا لار آدیکا؟

جیون۔ آہور ہے۔ اس کا چھوڑا آؤ بھگ جنوں کچھ نہ کچھ دینا ہی
پڑیگا۔

(سامنے سے منوہر کا آنا)

کسان۔ صاحب سلامت لار جی۔

منوہر۔ سلام بھائی

چمیل۔ اڑے بھئی لار جی کی خاطر پانی دھانی ے آ۔

منوہر۔ مہربانی ہے۔ پانی دانی کی چندان ضرورت نہیں۔

منوہر۔ کہو بھئی روپے بھی تیار ہیں !



(چوپال کا نظارہ چند کسانوں کی گفتگو)

چیمبلا۔ یادِ جُد پر ماتما جی ناداں تیرا آگیا

ادہ کھوئی حاصل ہوئی جانو کھجانا یا گیا

جیون۔ ارے تو کھومی ہو رہی ہے۔ یہاں تو برکھا بنا ساری

پھسل ماری گئی۔

گھسٹا۔ ارے پھمکرتہ کر۔ وہی مالک ہے۔ کل تے ش پروا۔

بل جیل رہی ہے۔ سیٹ برے۔

جیون۔ برکھا ہی برس کے کیا ٹپا کپے لگی۔ پٹ مائی بھی قستایوں

جاں دیکھ لے وہ لمبر دیا ہی نہیں۔

(۱) جب۔ (۲) خزانہ۔ (۳) خوشی۔ (۴) بارش۔ (۵) فصل۔ (۶) ٹکر۔ (۷) سے

(۸) ہوا۔ (۹) شاید۔ (۱۰) چٹولی

(مایا داس کا خوشی میں گانا)

ہر جا ہے تیرا جلوہ ہر جا پہ تو ہی تو ہے

قدرت کا تیری چرچا بھگوان کو مکو ہے

من ٹینر روپدی کی آجروں بڑھایا

کی یاد جس نے تیری اس کے توروبر ہے

پر ملا دو کو پچایا جانا راہزن کش کو -

بھگتوں کا تو ہے حامی یہ ذکر سونہو ہے

جلتے مکان کو میرے تو نے ہی تو پچایا

بچھے نئے جو سکاؤٹ ان میں بھی تیری نوج

مہما کو تیری کیسے برتن کر دں سوامی

ہرتے میں نظر جبکہ آتا تو ہو بہو ہے



سکاؤٹ ماسٹر۔ (سیٹی بجانا۔ سکاؤٹس کا باقاعدہ لائن بنانا)
 سکاؤٹ ماسٹر۔ (مایا داس سے) کوئی اور کام ہو تو فرمائیے
 میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہوں۔

مایا داس۔ جو احسان آپ نے مجھ پر کیا ہے میں اس کا
 شکر گزار ہوں۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ نہیں لالہ صاحب سکاؤٹس کا فرض ہر
 جاندار کی خدمت کرنا (اور ہر ذی روح کی بھلائی میں فرما ہے
 اس وقت میں اجازت چاہتا ہوں) کیونکہ ٹرپ
 کیلئے ہم کو باہر جانا ہے۔

مایا داس۔ آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ جو میرے
 مکان کو بچا کر میری زندگی کا سامان کیا ہے۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ بہت اچھا اب اجازت ہو (ٹروپ سے)

دوسرا سین

(لالہ مایا داس کا جتنا ہوا مکان)

لالہ مایا داس کے مکان کو آگ لگ رہی ہے۔ عایشان کو ٹہنی
 مثل بارود بھڑک رہی ہے۔ شعلے آسمان سے باتیں کر رہے
 ہیں۔ ہمسائے غم سے مر رہے ہیں۔ لالہ مایا داس: نہایت
 غمزدہ ہے۔ اور مثل تصویر بت بنا کھڑا ہے۔ بیون پٹرول کا
 لیڈر و سل بجارہا ہے۔ اور اہل مکان کو پنچہ موت سے ٹھٹھا
 رہا ہے۔ سکاوٹ ماسٹر دیگر سکاوٹس کے آتا ہے۔ اور اس
 مکان کا سامان آگ سے نکالتا ہے۔

(عملی کام)۔ چند سکاوٹس کا جلتے ہوئے مکان میں جانا۔
 معصوم بچوں اور عورتوں کو نکالنا۔ آگ کا بجھانا۔ اسباب
 کا بچانا۔ مریضوں کا ہسپتال لے جانا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

علم و نیر میں چمکے خورشید و اربھادت
سہوئے ہوئے وطن کو اک بار پھر جگادو

جو وقت کھو رہے ہیں بے ہوش سو رہے ہیں

فیروز کا ترانہ بڑھ کر انہیں سنا دو

یگانگ (Ganger Whistle) خطرے کی سیٹی کا سنائی دینا۔ اور

سکاؤٹ ماسٹر کا جرنی سے دریافت کرنا۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ ہیں! ہیں!۔ یہ دسل کیسی! کہاں سے آ رہی ہو؟

گورو داس۔۔۔ یہ تو (Ganger Whistle) معلوم ہوتی ہے

اور بازار کی طرف سے آ رہی ہے۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ Troop! Stand, Quick

March, double March Follow me.

(نروپ کا وہاں سے جانا)

حُب وطن سے بڑھ کر نعمت نہیں ہے کوئی

اس کے لئے عزیز و سب مال دھن لٹا دو

انسان ہی کی خدمت سب سے بڑی ہے طاعت

اس کے حوصل میں تم جان اور تن لگا دو

اہل ہندو مسلم صیائی ہیں برابر —

مذہب کے سارے جھگڑے اسے دوستو لٹا دو

سائنس کے کرشمے ایجادیں قدر ہوں

ہندوستان کو افضل یورپ سے تم بنا دو

نوٹ نمبر ۱۔ اس جگہ سکاؤٹنگ کے مختلف دلچسپ

کائنات یا کھیل ہو سکتے ہیں۔ یہاں صرف ایک نظم مثال کے

طور پر لکھی ہے۔ تفریح طبع کے لئے مذاقہ کائنات یا طبع

بھی ہو سکتے ہیں۔

مصنف

سکاؤٹ ماسٹر Ravens & Lions پیروں (سکاؤٹنگ نشانات)
 Teaching Signs کرتے ہوئے جائیں Peacock & Stag ان کا
 پتہ لگائے۔

(ریون اور لائن کا جانا)
 سکاؤٹ ماسٹر۔ آواں کو وقفہ دینے کے لئے مجھ کا نا گائیں۔
 اور اپنا دل بہلائیں۔

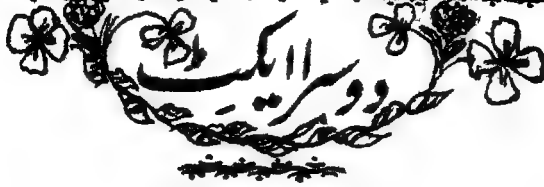
(گانا نمبر ۱)

بھارت کے نو نہالو کچھ کر کے تم دکھا دو
 باغ وطن کو رشک باغ ارم بنا دو
 خوشبو سے ہو معطر جن کی مشامِ عالم
 اس گلشنِ وطن میں تم ایسے گل دکھا دو
 اہل وطن کی آنکھیں تم پر لگی ہوئی ہیں
 اپنی بہادری کے جوہر انہیں دکھا دو

کی مرضی ہے۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ سکاؤٹس! یہ بات روز روشن کی طرح سے
 آشکار ہے۔ کہ جو شخص خدمت انسان کے لئے مہیا ہے۔ وہی
 دنیاوی بڑائی اور عبقا کی بھلائی کا حصہ دار ہے۔ جس شخص کو
 خدمت انسان سے گریز ہے۔ اور حب الوطنی سے پرہیز ہے وہ
 باغ دنیا میں درخت پر خار ہے۔ سکاؤٹنگ حب الوطنی۔
 ہمدردی اور راتبازی کا سبق سکھاتی ہے اور شروع ہی سے
 بچوں میں نیک عادات پیدا کر کے ان کو مہذب اور بہترین
 انسان بناتی ہے۔ مگر بھر بھی عام طور پر لوگ اپنے بچوں کو۔
 اس مفید تحریک میں شامل ہونے سے ہٹاتے ہیں اور تصحیح اوقات
 نقصان تعلیم کے بہانے ملائے ہیں۔ چنانچہ یہ منوہر لال کے والد
 کی عرضی ہے۔ اور اس کی منوہر کو سکاؤٹنگ سے ہٹانے کی مرضی
 ہے۔ لہذا اس کا نام سکاؤٹنگ سے خارج کیا جاتا ہے۔

(منوہر کا نام کاٹنا)



(میدان کا نظارہ)

Alert for

سکاؤٹ ماسٹر۔ (جے چندرے) Attendance

جے چندر۔ (حافزی لینا)۔ شبام بہادر۔ شمش الدین

بنیت سنگ۔ سراج الدین رام ناتھ۔ منوہر لال۔ اندر سنگ

منصف علی خاں۔ جے چند پرشاد۔ جی پیرز۔ مرزا علی بیگ

گورداس۔ مئی توش بھٹا چاریہ۔ شمشاد حسین۔ کلیان بیاد سنگ

عزیز بخش۔ گمان چند۔

جے چند۔ (سکاؤٹ ماسٹرے) سراج الدین اور منوہر لال

غیر حاضر ہیں۔

گمان چند۔ (عرضی سکاؤٹ ماسٹر کو دینے ہوئے)۔

جے چند پر لال کی یہ عرضی ہے۔ اور اس کی سکاؤٹنگ سے ہٹنے

فرض ہے جاں نیک لگا دینا وطن کے واسطے

شمع جلتی ہے ہمیشہ انجمن کے واسطے

جلن نثاروں پر ہمیشہ ملک کو ہے فخر و ناز

باعثِ زینت ہے گلِ محنِ حمن کے واسطے

باہمی جھگڑوں کو چھوڑیں اور بنیں ہمدرد ملک

فرض اعلیٰ ہے یہ شیخ و برہمن کے واسطے

نوعِ انسان کی بھلائی بس لگا دو جان تک

جس طرح مرتے ہیں مجبورے بامن کے واسطے

(ڈراپین)

- پہلا ایکٹ ختم -



جھیلے کا دم بھرتے ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ اور گھر میں آرام کرو۔
 گیان چند۔ کرشن! کیا ہمدرد ملک ہونا بڑا ہے۔ ہجو تو خواہ
 خواہ منوہر کو اس اعلیٰ کام سے روکتا ہے۔

کرشن۔ ملک کی ہمدردی کے لئے تمہاری کوشش بیکار ہے
 کیونکہ اس کے لئے پتھر کا دل اور لوہے کا کیلجہ درکار ہے
 منوہر۔ آف ہمارے اہل ملک مصیبتیں بھریں۔ اور ہم گھر میں
 آرام کریں۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں بے فکری
 کی بند نہیں ہو سکتا یہ سینہ (سینہ کھول کر) یہ چھانی آخری دم
 تک وطن کا ساتھ دے گی۔ اور مصیبت کے تپروں کے لئے مثل
 سپر ہیگی۔

گیان چند۔ منوہر! تم کیوں جھگڑتے ہو اور ذرا ذرا سی بات
 پر رٹنے ہو۔ دیکھو بتاتا ہوں اور تشریح سے
 سمجھاتا ہوں۔

تم مجھے ہی نہیں تم کو بتاؤں کس طرح

شیخ پرواز کا قصہ ہے سناؤں کس طرح

میں ہوں شیدا مئے وطن پھر جاں بچاؤں کس طرح

کرشن - اس سے بد عادت اور غفلت کا نشہ چڑھیکا اور

ریج و الم کی چلتی میں پنا پڑیکا -

منوہر - رگڑ دیتے ہیں پتھر پر عنایت رنگ لاتی ہے

جو گھس دیتے ہیں چندن کو مہکتے ہیں جلی جاتی ہے

جو پس جاتا ہے سرمہ چشم انساں فیض پاتی ہے

کلی دار فنا میں آن کر ہی سکراتی ہے

بھلا آفات سے شیروں کی خصلت چھوٹ جاتی ہے

کرشن - بمبائی خواہ مخواہ کیوں ایسے کام کرتے ہو۔ اور مصیبتوں کے

والد - راج ابار سے ڈنڈے لے آؤ۔ پھر سکاوٹ ماسٹر کے پوجا کرنے جائیے -

راج - آبا! کیا سکاوٹ ماسٹر کی پوجا ڈنڈوں سے کی جاتی ہے؟

(گیان کا آنا)

مایا داس - گیان چند یہ عرضی سکاؤٹ ماسٹر کو -
دے دینا -

گیان چند - بہت بہتر -

(مایا داس کا جانا)

کرشن - (منوہرے) بس ڈر کر نام خارج کرا لیا - اور سکاؤٹنگ
پر دھبہ لگا لیا -

منوہرے - والد صاحب کے حکم سے نام خارج کرایا ہے - ورنہ
میرے سر میں سکاؤٹنگ کا سودا سما یا ہے -

کرشن - اب تو خدمتِ ملک کا خیال چھوڑ دیا ؟

منوہرے - کیا آگ گرمی کی خاصیت چھوڑ سکتی ہے ؟
کرشن - نہیں -

منوہرے - کیا عذیب پھول سے منہ موڑ سکتی ہے ؟

کیا تو نے ہی دنیا کی ہمدردی کا جھکا لیا ہے۔ جو بلا پوچھے سکاؤٹ
بن گیا ہے۔

منوہر۔ بندہ ہر طرح سے آپ کا خدمت کار ہے۔ جو حکم ہو نیل
کے لئے تیار ہے۔

مایا داس۔ ابھی سکاؤٹنگ سے استعفیٰ دے آنا۔ ہرگز دیر نہ لگنا
کل گاؤں میں جانا۔ اور سامیوں سے روپیہ لانا۔

منوہر بہت اچھا میں ابھی ایک عرضی گمان چند کل موت
بیوا ہوں۔ اور اپنا نام سکاؤٹنگ سے کٹوانا ہوں۔ آپ
انہی تکلیف آٹھائیں۔ کہ ایک عرضی تحریر فرمائیں (عرضی لکھنا)
کرشن۔ (مایا داس سے) چلے کھانا تیار ہے۔ اور آپ کا انتظار
مایا داس۔ جاؤ پہلے گمان چند کو بلا کر لاؤ۔

کرشن۔ بہت اچھا ابھی جاتا ہوں۔ اور گمان چند کو بلا
دیتا ہوں۔

ماہیاداس - ۛ فرض خدمت کو میری بیجا جوتلانے ہو تم ۛ

ۛ باز پھر اس ضد سے اپنی کیوں نہیں آتے ہو تم ۛ

منوہر - ۛ حکم جو ہے آپ کا اس سے نہیں انکار ہے ۛ

ۛ گویا چھا کام ہے پھر بھی نہیں اصرار ہے ۛ

ماہیاداس - ۛ اس نے ناکید سے کہتا ہوں تم کو اسے غزنو

ۛ چوڑو واسکاؤٹنگ اور سیکہ جو تم کچھ تمیز ۛ

منوہر - ۛ تاجی! انسان کی زندگی اس نے نہیں - کہ کھائے -

کھلے اور مرجائے - بلکہ اس نے ہے - کہ دوسروں کا دکھ مٹائے

ۛ جو ہر ایک کے کام آئے -

ۛ مرنا بھلا ہے تیس کا جو اپنے نے ہے ۛ

ۛ جیتنا ہے وہ جو ہر جگہ ہے غم کے نے ۛ

ماہیاداس - ۛ ذرا ہوش دوا میں بگاڑ - خواہ مخواہ بکواس نہ کر -

ۛ وہ - شیخ سپر کھیلنے کی حالت میں معصوم کو مطلع کرنا ضروری ہے

مایا داس۔ ہاں اور طرح طرح کی مصیبتیں جیتنے ہیں۔

منوہر! کھل میں اور مصیبت! یہ محض بیہوشی ہے۔

مایا داس۔ اے منوہر تو بالکل نادان ہے۔ کیا خبر نہیں کہ یہ گھٹنے کی دوکان ہے۔

منوہر۔ بزرگوارم سکاؤٹنگ نہایت مفید تجربہ ہے۔ اسے اس میں بندہ بھی شیریک ہے۔

مایا داس۔ چوٹے میں جائے سکاؤٹنگ اور بھاڑ میں جائے تجربہ کیا نام ہم سے زیادہ عقلمند ہو جو فینچی کی طرح زبان چلانے ہو اور ہمیں بیوقوف بنانے ہو ؟

منوہر! آپ مخدوم ہیں میں خادم ہوں۔ میری کیا مجال ہے جو آپ کے سامنے سر اٹھاؤں۔

ہم سب سے پہلا فرض ہے اس باپ کی خدمت ہمارا

ہونا کہوں نقطہ نظر کا آپ کی خدمت ہمارا

چوتھا سین

(لالہ مایا داس کا مکان)

منوہر - پتا جی آپ کا پانچیر تا بعد از عافریہ ہے۔

جو خدمت ہنوبجلائے بہ خدمت کار عافریہ ہے۔

مایا داس - منوہر! تم کہاں رہتے ہو۔ جو ٹیک وقت پر

نہیں آتے۔ گھر کے کاموں سے جی جبرائے ہو۔ باکھل میں لگ

جانے ہو؟

منوہر - پتا جی! ماسٹر صاحب نے کئی روز سے مجھے سکاوٹ

بتایا ہے۔ اسلئے میں نے خدمت ملک کا بیڑا اٹھالیا ہے۔

مایا داس - اسکاوٹ کیا وہی جو خاکی وردی پہن کر شیخی دکھاؤ

ہیں اور کھیل کے میدان میں ادھر ادھر دھنیاں گھمانے ہیں۔

منوہر - (دھیمی آواز سے) کھیل کے میدان میں تو کھیلے ہیں۔

کرشن - کہہ خیال ہے تو ذرا ہوش مکر۔

+ بہت زندگی کا ہے اس میں خطر +

منوہر نہیں ہے مجھے جان کا کچھ بھی ڈر +

+ وطن کے لئے ہوں میں سنبہ سپر +

کرشن - واہ عجیب قسم کی گفتار ہے۔ کہا تمہارے سپر ریموٹ

سوار ہے۔ مگر جو کیوں ناخ تکرار ہے۔ تمہارا دماغ نہایت

انتظار ہے۔

منوہر - بھائی صاحب ذرا۔ مگر سے چلتا ہوں۔ اور ابھی۔

آپ کے ساتھ چلتا ہوں (مکڑوں کا محفوظ جگہ پر پھینک

کر منوہر کا کرشن کے ہمراہ جانا)۔



مغفائی کرتے ہو۔

منوہر۔ جنگی تو ٹوڑے ہی لوگوں کا خدمتگار ہے۔ لیکن بندہ

ہر ذی روح کا فرمانبردار ہے۔

کمرشن۔ آخر ایسا کیوں کر رہے ہو؟ اور خواہ مخواہ۔

میں بھرتے ہو۔

منوہر۔ بھائی اگر کسی کے پاؤں میں چبھ جائیگا۔ تو گہرا

زخم آئیگا۔ اور بہت سناپیگا۔

کمرشن۔ نہیں دوسروں سے کیا فرض ہے۔

منوہر۔ خدمتِ ملک ہمارا فرض ہے۔

کمرشن۔ پھر وہی ملک کا ذکر اور دوسروں کا فکر۔

منوہر۔ نہیں ہے مجھے خواہش سیم و زر +

و لقا ہری جان بس ملک پرہ

یہ قول اللہ تعالیٰ سے ہے سزا و خلع سہا پہن ہو مل سکتا ہے۔

دنیا میں یہ مشہور ہے نہیں اس سے اعلا ہے کئی شے۔

+ صحت سے ہے سب مال و زر ورزش کرو ورزش کرو +

+ ورزش جو کرنے میں بن رہے ہیں دکھ سے بے خطر +

+ ہوتا نہیں ضعف بھر ورزش کرو ورزش کرو +

+ ورزش کے کاموں میں سدا ادا دو حج و سدا +

+ بالکل نہ ہو اس سے خلد ورزش کرو ورزش کرو +



(منوہ کاشرک پر کانچ کے ٹکڑے چگتے نظر آنا)

کرشن۔ منوہ۔ تو اب تک کہاں رہا ہے۔ اور یہ کیا کر رہا ہے؟

منوہ۔ بھائی کسی نئے ہرا کیا۔ کہ یہاں کانچ گرا دیا۔ میں۔

اس کو اٹھا رہا ہوں۔ اور خدمت ملک کا فرض بجا رہا ہوں

کرشن۔ یہ کیا لوگ بھائی کرنے ہو۔ جو جنگیوں کی طرح

مایا داس نے جب ایک دفعہ جواب دے دیا۔ تو پھر
کہوں مکرار ہے۔

رفیق :- اچھا ہماری دو باتیں سنو۔ کہ ہر روز ورزش کیا کرو

+ دوا کوئی ورزش سے بہتر نہیں +

+ یہ نسخہ ہے کم خرچ بالانشیہ +

مایا داس - مجھ سے فضول باتیں نہ کرو۔

رفیق - جذبات کے لئے ہماری بھی دو باتیں سنو

مایا داس - اچھا جو سنانا چاہتے ہو سناؤ اور جلدی یہاں

چلے جاؤ۔

(رفیق اور پولین کا گانا)

+ خواہش ہے صحت کی اگر ورزش کرو ورزش کرو +

+ ورزش کرو شام و سحر ورزش کرو ورزش کرو +

انتباہ :- ڈاکٹر کیلئے سے پہلے مصنف کو مطلع کرنا ضروری ہے۔

سوائے تمہارے اس میں کمی اور کمی بھی بھلائی ہے؟ تم
 بھی عجیب آدمی ہو کہ کھل میں چوٹیں کھاتے ہو؟ اور اسی
 میں روپیہ نگانے ہو۔

رفیق آپ کا روپیہ اچھے کاموں میں لگیگا۔ جس سے
 لوگوں کو بہت فائدہ ملےگا۔ کھیلنے والے تندرست اور
 مضبوط رہیں گے۔ اور اہل ملک کے لئے اعلیٰ نمونہ بنیں گے
 مایا داس۔ میں ایسے کاموں میں اپنا روپیہ برباد کرنا
 نہیں چاہتا۔ کیونکہ جو پیسہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ پھر
 واپس نہیں آتا۔ نہیں بھی چاہئے۔ کہ خواہ مخواہ روپیہ
 برباد نہ کرو۔ اور جاؤ اپنے گھر کا راستہ لو۔

پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے

پیسہ نہ ہو تو آدمی چرغے کی مال ہے

رفیق۔ لالہ جی۔ آپ کو تو دوا کیا اوصاف ہی انکار ہے

نک اس نام کا کوئی انگریز نہیں آیا ہے۔ پھر تم نے نہ کون

کیپٹر صاحب بتایا ہے ؟

پورنچند۔ (کیپٹن کی طرف اشارہ کر کے) یہ تو میری محکم کے

کیپٹن ہیں۔ آپ کے پاس روپیہ مانگنے کی غرض سے آئے ہیں

مایا داس۔ (چونک کر) ہیں ! کونسا روپیہ ! کیا روپیہ

ہمارے بھی کھانہ میں کیپٹن نام کا کوئی انگریز نہیں ہے

(بھی ورق اٹھاتا)۔

رفیق جناب۔ چند نوجوان نے مل کر ایک فٹ یاں

کلب بنائی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آئی ہے

مایا داس۔ اس کلب سے ہم کو کیا فائدہ ہے ؟ اور

روپیہ مانگنے کا کوئی نیا قاعدہ ہے ؟

رفیق۔ یہ ایک بھلائی کا کام ہے جس کا ہمیشہ نیک انجام ہو

مایا داس۔ واہ ! روپیہ لینے کی خوب ترکیب بنتی ہے

مایا داس۔ اب جی کا وقت بھی ہو گیا ہے۔ مگر
 معلوم مشورہ کر دھر سونگیا ہے ہزارو بکھنا تو بھی یہ کم چوب
 کہاں رہا جہاں ملے غور بلا۔

(دکترین) کاجانا اور فٹ بال کلب کے ممبروں کا چنڈہ مانگنے کیلئے آنا
 رفیق۔ بیٹھ جی آداب عرض۔

مایا داس۔ بندوق بھائی۔ کہو کیسے آنا ہوا۔

رفیق۔ ہم نے یہاں پر ایک فٹ بال کلب بنائی ہے۔

مایا داس۔ بھائی ہمارے پاس پہلے ہی فلم کی صفائی ہو

دیکھو فلمندان بالکل خالی ہے۔ ابھی ایک سرکنڈے کی فلم بنا کر

ڈالی ہے۔

پورنچند۔ فلم کے لئے نہیں۔ بلکہ کپٹن صاحب نے تو

کلب کے چھوٹے کے لئے عرض کیا ہے۔

مایا داس۔ میں کپٹن کوں بھیڑی دوکان پر جمع ہے اب

سکاؤٹ ماسٹر۔ آئیچ کورٹ آف آنر (Court of Honor) کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کل اتوار کو (Trip) کے لئے باہر جانے لہذا تمام سکاؤٹس۔ بھٹک آٹھ بجے یہاں آجائیں۔
Troop dismissal (سیلوٹ کر کے سکاؤٹس کا جانا)



(لالہ مایا داس کا عالیشان مکان)

مایا داس کا مکان میں بیٹھے ہوئے صاحب کتاب کا دیکھتے ہوئے نظر آتا۔

مایا داس۔ (کاغذوں سے سرٹھاکر) منوہر! منوہر!!
گوشن۔ دلہن جی بھائی صاحبہ۔ تو ابھی انگوں سے نہیں آئے
جو حکم ہو فرمائیں۔ تاکہ بندہ فوراً بجا لائے۔

ہمیں لگے ہیں ہرمت سرود سمن + شاہد گل نے بدلا ہے پتا بزم

+ ڈر شبنم چ گوہر تثار ہے +

+ آج گلشن +

پتا پتا بتری کر رہا ہے ثنا + غنچہ غنچہ نرے راگ ہے گاربا

+ جو فوجید ہر اک ہزار ہے +

+ آج گلشن +

ہاتھ پھیلانے باب سکاؤٹ ہیں ہم + آئے دنیا سے افلاس و ظلم و ستم

+ احتجاجہ سے پروردگار ہے +

+ آج گلشن +

جانے ایک فرض جو خدمت ملک کو + وہی فلاح ہو اور وہی فیروز ہو

+ یہ خدا یا دعا بار بار ہے +

+ آج گلشن +

Troop Alert.

سکاؤٹ ماسٹر

(مہم در ملک بنوا)

مہم در ملک

میران کا نظارہ

Form the pyrimmit
building & poetry to God. سکاؤٹ ماسٹر

(سکاؤٹس کا پرمیٹ بنانا اور پراختیا کرنا)

پراختیا

مل وینیل کا کیسا سنگار ہے

آج گلشن میں آئی بہار ہے

تعارف

- | | |
|----------------------------------|------------------------|
| شہر کاریس | ۱۔ لار یا داس |
| مایا داس کاڑکا | ۲۔ منوہر لال |
| منوہر لال کا بجائی | ۳۔ گوڑن چندر |
| سکاؤٹ ماسٹر | ۴۔ راجندر کمار |
| سشن جج | ۵۔ مسٹر ایم۔ آر خاں |
| سرکاری وکیل | ۶۔ بابو ہرن رائن پرباش |
| ڈاکوؤں کا وکیل | ۷۔ بابو شمش الدین |
| ریڈر | ۸۔ کرم بخش |
| چوہاسی | ۹۔ جے رام سنگھ |
| شہر کا ڈاکٹر | ۱۰۔ بابو نند کپور |
| پولیس آفیسر | ۱۱۔ مسٹر جے۔ ایل۔ خاکس |
| لار یا داس | ۱۲۔ جمیل |
| کی | ۱۳۔ گھیش |
| آسامیاں | ۱۴۔ جیون |
| ٹروپ لیڈر | ۱۵۔ جے چند پرباش |
| (چار ڈاکوؤں کا وکیل دیگرہ دیگرہ) | |

مصنف

ادا طور سے واقف ہے۔ اس طرح ہمارے ہاں قفس بھی اپنے ڈرامہ میں اس خوبی کو خوب بنایا ہے۔
 لالہ لایا داس کی زبان شہری ہے۔ زمیندار اپنی دیہاتی زبان میں بات چیت کرتے ہیں۔
 دو کو بہاؤ دے گفتگو کرتے ہیں۔ صاحب انیسٹر پولیس انگریزی غار دے بولتے ہیں۔ محفے نے ڈرامہ
 اپنے سکوں کی بیچ کیلے تیار کیا تھا۔ مگر جب یہ جناب آئینہ میں مناسبت پیدا کرنا شروع کیا تو
 صاحب وزیر تعلیم کے سامنے کیا گیا تو اسکو جناب ممدوح اور دیگر حاضریں نے نہایت پسند کیا۔
 پانچ جناب انیسٹر صاحب بہادریہ فیضیہ کے حکم سے یہ ڈرامہ دوبارہ میڈیٹر صاحبان اپنا
 ڈرامہ کی کانفرنس کے موقع پر کیا گیا۔ دونوں دفعہ اسکو اقبال سے زیادہ کامیابی ہوئی۔
 اور کئی میڈیٹر صاحبان نے محفے سے اس کے چھوٹے کیلے بھی فرمایا۔ تاکہ دیگر مدارس بھی اس سے
 مستفید ہو سکیں۔ نیز چند شعر بھی درج فرمادے۔ بی۔ بی۔ ایسٹنٹ ڈسٹرکٹ انیسٹر
 ڈسٹرکٹ کاؤٹ میٹر صاحبان بہانہ پنچ سے تبادلہ خیالات کے وقت اس ڈرامہ کی نسبت تھا
 سو حوالہ خیالات ظہر فرمائے۔ میں نے بھی محفے سے کہا کہ اس ڈرامہ کو چھوڑ کر اگر ان تعلیم
 کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تو نہایت مناسب ہو گا۔ کیونکہ نکتہ رس اور دقیقہ شناس نظریہ
 سمجھنے سے شگفتہ کی قدر کیا کرتی ہیں۔ خواہ وہ بچوں میں ہی پھیلے ہوئے ہوں۔ بقول اکبر
 سے دعا ہے کہ اس کی ترقی میں جتنی باتیں ہیں کہ کس جہت سے اگرچہ سچوں میں نہیں ہو کر
 سنے محفے نے اسکو کر سکاؤں کیلے تھوڑا اور سنگ کیلے عورتا ایک نہایت مفید ڈرامہ
 ہے۔ اور اگر ان تعلیم شوق قیوت جھنگی اور محفے کی محنت کی داد دینگے۔
 کو بھی ہمارے جیسا کہ ہر روز کی..... راقم نام۔ فیروز۔ شہر لاہور۔

نقیروں پر لطف نگاروں اور دلکش نظم و نثر سے براہ امت جذبات بر اثر کرتا ہے
 اور یہ اثر نہایت دیر پا ہوتا ہے۔ اسکی نثر کا ایک ایک لفظ تاثیر میں غرق ہوتا ہے
 اور نظم کا ایک ایک مصرع سامعین کے دلوں کو کھینچنے کیلئے مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔
 پس اگر ڈرامہ کے ذریعے کوئی اخلاقی سبق دیا جائے تو وہ ہزار نصیحتوں سے بہتر اور لاکھ
 سبب و نفع سے افضل ہے۔ یہ سکاٹنگ ڈرامہ الموم بہ ہمد و ملک جو میرے ایک اپنی
 شہرہ دار دیگر اس چین کے ڈرامہ کا نتیجہ ہے سکاٹنگ کے جلد اوصاف سے ملو ہے اس
 میں سکاٹنگ تحریک پر کا حقہ روشنی ڈالی گئی ہے اور سکاٹنگ کے کام مثلاً ہمد و
 لبو انفری۔ ناگہانی حادثات کو روکا مثلاً آگ بکھانا تیمارداری کرنا وغیرہ وغیرہ علی
 طور پر دکھانے کے ہیں۔ جو لوگ اس تحریک کے حامی ہیں علم ہیں اور لاعلمی کی وجہ
 اس کو قبیح اوقات خیال کوٹے ہیں۔ ان کیلئے یہ ڈرامہ تازہ یاد دہش ہے۔ اس کے
 علاوہ مصنف نے فنش کے فوائد اور حب الوطنی کے جذبات سے اپنی کتاب کو مزین کیا ہے
 اس کے کلام کی بنیاد ان فنون کی شعلی خراج تحقین حاصل کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔
 شکسپر کے کلام میں یہ خوبی ہے کہ وہ ہر فرقے اور ہر طبقے کی گفتگو طرزِ معاشرت اور اوضاع

ویسا چہ

اگر ظلم اعجازِ خباب مولوی سونہ سے خالص متافیر و زہنہ او پوری

کسی قوم کی عمدہ تصویر اسکے اوضاع و اطوار کا صحیح نقشہ جذبات پر ڈالنے کا آثارِ خلقی
اور دماغی ترکیب کرنے کا ماحض ڈرامہ ہے جو جملہ ممکنہ کمزاریں پیموں کا کھنڈا۔ منفی تنہی
پستیوں کا با و نسیم کے جھونکوں سے ملنا۔ پیموں کا جو ملنا اور شاخوں کا گلے ملنا۔ سب سے
کا لہلہانا۔ پیخوں کا مسکرانا۔ مناظرِ قدرت کے قدر دانوں کیلئے باغِ لہم کا منظر
پیش کرتا ہے اسی طرح ڈرامہ بھی اثر سے بھرے ہوئے خیالات۔ تاثیر سے بھرے بیڑِ جذبات
بھر کا دینے والے احساسات کے ذریعے تادیبی مناظر۔ "روایات کے نظریات" اخلاقی تادیب
از روحانی سبق" اپنی چلتی پھرتی تصویروں کے ذریعے پیش کرتا ہے۔

کہانیاں عموماً انسانی طرزِ معاشرت کا درست نظریہ پیش نہیں کرتیں۔ تیار کج مذہب
ناموں کے حالات پیش کر کے ہمدردی خود داری اور حبِ وطنی کا سبق پڑھاتی ہے مگر
اس میں دلچسپی نہیں ہوتی جو ہر ایک طبیعت کو اپنی طرف مائل کر کے۔ مائل تادیبی
روایت یا گذشتہ حالات کو کسی زبان سے لکھا ہوا بنا دیتا ہے لیکن ڈرامہ اپنی متحرک

ہر دل عزیز ثابت ہوگا۔ بلاٹ سادہ ہے۔ ہکول طلبا کیلئے موزوں تریں ہے۔
 میں امید کرتا ہوں کہ تعلیمی افسران بالخصوص اور ببلک بالعموم مصنف کی
 حوصلہ افزائی کریں گے۔ - ۹ نومبر ۱۹۲۵ء

۸۔ جناب لالہ رحمت رام صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ پرنیڈنٹ
 ڈرامیٹک کلب بی۔ ٹی۔ ہائی سکول انبارہ چچا وائی
 یہ ڈرامہ بقیہ تشریف آوری جناب آئیر بل خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب
 وزیر تعلیم پنجاب ہماری کلب نے کیا۔ اس کا بلاٹ دلچپ اور عام فہم ہونے کی
 وجہ سے نہایت پسند کیا گیا۔ سکاؤٹنگ تحریک کو مقبول عام کرنے کے لئے یہ ڈرامہ
 نہایت مفید ثابت ہوا چنانچہ حسب ارشاد جناب انسپکٹر صاحب بہادر انبارہ ڈوئین
 یہ دوبارہ کیا گیا۔ اور اسکو دو نو فو امیڈ سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ یہ ڈرامہ
 سکولوں اور کالجوں کی پبلشنگ کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ میں کلب کی طرف
 سے مصنف کو مبارکباد دیتا ہوں۔ - ۲ فروری ۱۹۲۶ء

مصنف حوصلہ افزائی کا حق دار ہے۔
اردو ستمبر ۱۹۲۵ء

۶۔ جناب لالہ بار و رام صاحب بڑکٹ سکاوٹ ماسٹر تھک

ڈرامہ ہمدرد ملک جسکی نسبت میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگا ہوں ایک نہایت

ہی ہونہار سکاوٹ دگمبر اس چین کا تصنیف کردہ ہے۔ واقعی لالہ دگمبر اس

نے ڈرامہ ہمدرد کو تصنیف کر کے سکاوٹ برادری کی خصوصاً اور عوام کی عموماً

بڑی بھاری خدمت کی ہے۔ یہ ایک ایسا ڈرامہ ہے جس میں کہ سکاوٹینگ

کے مختلف پہلوؤں کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے پوری امید ہے کہ ان

تعلیم ڈرامہ ہمدرد کی قدر کر کے مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔
نومبر ۱۹۲۵ء

۷۔ جناب ماسٹر اے۔ این صاحب بوزڑا۔ ہیڈ ماسٹر سنان دھرم پانی

سکول پونڈی و ڈاکٹر رام کلب لکھنا

ڈرامہ ہمدرد ملک ایک ہونہار طالب علم لالہ دگمبر اس چین کی زور قلم ادبی راز

خیالات کا ابتدائی نمونہ ہے۔ میں۔ اس طالب علم کا مستقبل شاندار یقین کرتا

ہوں۔ یہ ڈرامہ سکاوٹینگ تحریک کے سلسلے میں مصنف کا پہلا نسخہ ہے۔ جو یقیناً

جہانگیری کوشش کی ہے واقعی قابل تریف ہیں۔ - دارآباد - ۱۹۲۵ء

۴۔ جناب مسٹر ایس۔ سی۔ بھٹا چاریہ صاحب۔ ایم۔ اے۔ پرنسپل

بی۔ ڈی۔ پی۔ ایم۔ کلج انبالہ

یہ ڈرامہ مصنف کی ریافتِ حب الوطنی۔ سکاؤٹنگ تحریک کی سچی محبت اور

فن ڈرامہ نویسی کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ رپاٹ نہایت عمدہ ہے۔ ڈرامے

کے کردار سکاؤٹنگ کے اصلی مدعا کو بخوبی واضح کرتے ہیں۔ نوجوان

مصنف حوصلہ افزائی کا مستحق ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ڈرامہ صوبے کے

طلباء کی اخلاقی نشوونما پر بہت اچھا اثر ڈالے گا۔ میرا خیال ہے کہ پنجاب

کے مختلف سکول اس ڈرامہ کو شیج پر کھیلنے کی کوشش کریں گے۔ - ۱۵ نومبر ۱۹۲۵ء

۵۔ جناب پنڈت مرلی دھر صاحب سودگل بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

اسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ڈسٹرکٹ سکاؤٹ ماسٹر ضلع انبالہ

میں نے ڈرامہ ہمدرد ملک پڑھا۔ یہ ایک مفید سکاؤٹنگ ڈرامہ ہے۔ کیمپ فائمر

کیلئے دل پہلانے کا اچھا نمونہ ہے۔ یہ اپنی طرز کا پہلا اور عمدہ ڈرامہ ہے

ڈرامہ مہر و ملک طبع اول چند راؤں کا اقتباس

۱۔ عایجناب آریز بل خان بیاد شیخ عبدالقادر صاحب وزیر تعلیم خیاب

ڈرامہ دلچسپ ہے۔ سکاؤٹنگ کو ہر دل عزیز بنانے میں کارآمد ہوگا۔ اگر یہ ڈرامہ

شائع ہو گیا تو اور مقاموں میں بھی سکاؤٹنگ کو مقبول کرنے میں مدد

دے گا مصنف جو صلہ افزائی کا مستحق ہے۔
۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء

۲۔ عایجناب لاہور اہم صاحب پیکر آف سکولز انبالہ ڈویژن و

ڈسٹرکٹ سکاؤٹ کمانڈر انبالہ

ایک سکول کے طالب علم کیلئے ایسا عمدہ ڈرامہ لکھنا واقعی قابل تعریف ہے

۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء

۳۔ عایجناب پنڈت شری رام صاحب بابجے چیف اورگنائزنگ

کمانڈر دی سیوا ستمی بوائے سکاؤٹس ایشیائی ایسٹس انڈیا

تمہاری محنت اور جانفشانی کی یہ تعریف کرتا ہوں اور ڈرامہ کی کامیابی

پر مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ جن نیالات کو تم نے پبلک کے دلوں میں

ڈیڈیکیشن

میں نہایت خلوص دلی لئے کتاب کو استاد می
مخدومی جناب لالہ چرنجی لال صاحب
بی۔ اے۔ پرنسپل بنارس ڈاس ہائی سکول انبالہ
کے نام نامی سے مضمون کرتا ہوں۔ جو اس
درجہ کے ادیب اور سکاڈٹنگ تحریک
کے دلی خیر خواہ ہیں۔

عزیز تعلیم دان نام اگر میں اس شرف یا ہم

نیاز کیش

دگبیر داس جین

مصنف کے قلمی دستخط یاد ہر کے یورپ تاج پر خوشامی جاسکی



نہایت دلچسپ اور نئی طرز کا اخلاقی سکاؤٹ ڈرامہ

الموسوم بہ

حملمک رو

جیکو

لالہ دیگر طاس حسین طاب علم جماعت ہم بنارسیدنی سانی سکتی

۱۹۲۶ء

نیز انتہام باوریت سرسید جگرموش رنگ پر لہجہ بالیرج چھاپا

محنت

جلد حقوق محفوظ ہیں

بار اول

